102600- مطلق دعا میں یہ شرط نہیں کہ وہ سنت میں وارد ہو

سوال

میں نے ایک جاہل شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا :
اے میرے پروردگار مجھے کسی کے سپرد نہ کرنا، اور مجھے کسی اور کا ضرورتمند مت بنانا، اور ہر ایک سے مجھے غنی و بے پرواہ کر دے، اے اللہ تیرا ہی سہارا ہے، اور تجھ پر ہی اعتماد ہے، وہی ایک و یکتا اور بے نیاز ہے، نہ تو اس کا کوئی شریک ہے اور نہ ہی کوئی اولاد، اے اللہ مجھے گمراہی سے ہدایت کی جانب واپس لے جا، اور مجھے ہر غلطی و برائی سے محفوظ رکھ اس دعا کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ہمارے سائل بھائی : آپ کو دعا کی دونوں قسموں میں ضرور فرق کرنا چاہیے :

پہلی قسم :

مقید دعا : یعنی وہ دعا جو کسی وقت یا جگہ یا عبادت کے ساتھ مربوط ہو، یا پھر جس کو شریعت نے تعداد یا فضیلت کے ساتھ مقید کیا ہو، یا اور کوئی قید لگائی ہو مثلا وہ دعائیں جو نماز کی ابتدا میں پڑھی جاتی ہیں، اور اسی طرح صبح و شام کے وقت کی دعائیں اور سوتے وقت کی دعائیں، اور کھانے کی دعائیں.

دعا کی اس قسم میں تو ہمیں اس کا اہتمام کرنا ہوگی جسے شریعت نے مقید کیا ہے، اس میں کسی بھی قسم کی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی، اور کوئی اور دعا کی ایجاد نہیں کی جاسکتی کہ وہ سنت میں ثابت شدہ کے قائم مقام بن سکے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ کو یہی تعلیم دی تھی اس کا بیان درج ذیل روایت میں ہے :

"براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرکے اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ پھر یہ دعا پڑھو :

"اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"

اے اللہ میں اپنے آپ کو تیرے مطیع کر دیا، اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اور اپنا چہرہ تیری طرف پھیر لیا تیری رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے نہ تجھ سے پناہ کی جگہ ہے اور نہ کوئی بھاگ کر مگر تیری طرف، میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا"

اگر تمہیں اس رات موت آجائے تو تم فطرت پر ہو، اور یہ کلمات تمہارے آخری کلمات ہوں اس کے بعد کسی سے بات مت کرو، براء بن عازب بیان کرتے ہیں تو میں نے یہ دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرائی اور جب اللھم آمنت بکتابک الذی انزلت پر پہنچا تو میں نے اس کے بعد رسولک کہہ دیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کہو و نبیک الذی ارسلت"

صحیح بخاری حدیث نمبر (247) صحیح مسلم حدیث نمبر (2710).

علامہ معلمی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جو شخص کتاب اللہ یا سنت رسول میں ثابت شدہ دعاؤں کو چھوڑ کر دوسریں دعائیں تلاش کرتا پھرے اور ان کی پابندی کرے وہ بہت ہی زیادہ خسارہ میں ہے، کیا یہ ظلم و عدوان اور دشمنی نہیں ؟!" انتہی

دیکھیں : العبادۃ (524).

دعا کی دوسری قسم :

مطلق دعا وہ یہ کہ عام اور خاص ضروریات اللہ تعالی سے طلب کی جائیں، اور بندہ جو چاہتا ہو اور جو اسے ضرورت ہو اس کو طلب کرنے کے لیے اللہ کی طرف متوجہ ہونا، مثلا سجدہ میں دعا کرنا اور رات کے آخری حصہ میں، اور یوم عرفہ کے دن میدان عرفات میں حاجی کا دعا کرنا.

اس طرح کی دعاؤں میں سنت سے ثابت ہونا شرط نہیں بلکہ یہی کافی ہے کہ دعا کے کلمات شرعی اور صحیح ہوں، ان میں زیادتی و تجاوز نہ ہو، اور نہ ہی اس میں قطع تعلقی اور گناہ کی دعا کی جائے.

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتوی جات میں درج ہے :

"دعا کا باب بہت وسیع ہے، لہذا بندے کو جو ضرورت ہو وہ اپنے رب سے مانگ سکتا ہے جس میں گناہ نہ ہو.

رہا مسئلہ مسنون دعاؤں اور اذکار کا تو اس کے الفاظ اور صیغہ و عدد توقیفی ہیں، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اس کا خیال رکھے، اور اس کی ہی پابندی کرے، نہ تو تعداد میں اضافہ کرے اور نہ ہی صیغہ و کلمات میں، اور نہ ہی اس میں کوئی کمی و تبدیلی کرے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24/203-204).

اور فتاوی میں درج ذیل فتوی بھی ہے :

"کتاب و سنت میں وارد شدہ دعاؤں کا التزام اور خیال کرنا اور انہیں حفظ اور نشر کرنا چاہیے، لیکن دوسری دعائیں جو لوگ اپنی جانب سے بناتے ہیں وہ اس طرح نہیں؛ کیونکہ ان کی زیادہ سے زیادہ حالت مباح ہے، اور بعض اوقات وہ دعائیں غلط اور غیر صحیح عبارات پر مشتمل ہو سکتی ہیں" انتہی مختصرا

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (24/275).

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سوال میں جس دعا کا ذکر کیا گیا ہے وہ مطلق دعا ہے، اور اس دعا کے کلمات اور جملے دیکھ کر بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، اور ہمیں تو اس میں کوئی شرعی مخالفت نظر نہیں آتی، بلکہ اس کے کلمات سلیم و صحیح ہیں، اس لیے آپ کو اس دعا سے نہیں روکنا چاہیے تھا، اور نہ ہی اس دعا کرنے والے شخص کو جاہل کہنا چاہیے تھا.

مزید آپ سوال نمبر (21561) اور (75058) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.